بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

الیس اللہ بکاف عبدہ

قادیان ضلع

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عام ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

(پیشگی چار روپے)

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

جلد ۱۰ | ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۵ جیٹھ سمہ ۱۹۶۸ | نمبر ۲۹

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

خلیفۃ المسیح کیسے ہیں

مکرمی اکمل صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے اپنی نشستگاہ میں حضور بخاری و تکمیر اور جلالین اور دیگر کتب کا درس دیتے ہیں۔ زخم خفیف سا باقی ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ زخم کو بھی صحت کلی عطا فرماوے والسلام۔ حاجز بشارت احمد عفی عنہ۔ از قادیان۔

بدر۔ آپ سات ماہ سے قادیان میں مقیم ہیں،

مفتی صاحب مکرم مع اہل و عیال بخیر و عافیت آج ۱۶ مئی کو قادیان میں آگئے ہیں۔

کلام امیر رض

برات کے ساتھ مولود خوانی

بنہ ہر در ع کوش و صدق و صفا۔
و لاکن میفزائے بر مصطفےٰ۔

صحابہ رض نے بھی شادیاں کیں۔ اہل بیت کی بھی شادیاں ہوئیں اون کو رسول اللہ سے بڑی محبت تھی۔ یہاں تک کہ جانیں بھی قربان کیں۔ لیکن وہ شادیوں کے ساتھ مدح و نعت نہیں پڑھتے تھے۔ حالاں کہ یہ ایک عمدہ بات تھی۔ پس میرے نزدیک ایک لغو بدعت ہے۔

قرآن مجید کس کو پڑھایا جاوے

اگر اس شخص میں ایمان بالغیب ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ قیامت کا قائل ہو۔ دعاؤں کا قائل ہو اور سخاوت کا مادہ رکھتا ہو۔ یعنی صدقہ خیرات بقدر طاقت دیتا ہو تو اسے قرآن پڑھانا جائز ہے۔

مشرکوں کی اولاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ مشرکوں کے نابالغ بچوں کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔ فرمایا۔ اللہ اعلم بما کانوا عاملین اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں انبیاء مبعوث ہوں گے۔ اور پھر دیکھا جائیگا۔ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر پاکر کیسے اعمال کرتے کیوں کہ خدا تعالےٰ اپنے اس علم ازلی کی بنا پر سزا نہیں دیتا۔

شذرات

کلام مولانا سرور

(۱) مومن کو ہر دینی و دنیوی امر میں خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے جس پر عمل کرکے وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے (ب) ومن الناس من یقول میں پیشگوئی فرمائی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ زبان سے کہیں گے آمنا باللہ یعنی تسلیم تو ہوگی مگر یقین نہ ہوگا۔ اس یقین کے پیدا کرنے کے لئے امور من اللہ آتا ہے (۲) کسی مذہب کے کامل و اکمل اور منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ ہر پیش آمدہ ضروری امر میں اپنے پیروؤں کو ہدایت دے سکے۔ دوم اس مذہب میں ایسے وجود ہوتے رہیں۔ جو ان ہدایات پر عامل ہوکر دوسرے کے لئے نمونہ بنیں۔ نمونہ کی یہاں تک ضرورت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نماز سکھلانے کے لئے جبرئیل کا نمونہ دکھایا گیا (۳) قرآن مجید اپنے پیروؤں کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ وہ اپنے معتقدین کی مدد کرتا ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس لئے کسی آیت کے متعلق ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب اسی آیت میں نہ ہو (یہ میرا ایمان ہے) (۴) جب حالات بدل گئے۔ تو شریعت کے احکام بدلائے گئے۔ مگر اسلام کی شریعت ایسی کامل ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلتی۔ اگر کوئی ایسی بات ہو۔ تو اللہ تعالےٰ حالات کو بدل دیتا ہے مگر شریعت نہیں بدلائیگا۔ (۵) اگلی شریعتیں ایک خاص قوم کے لئے تھیں۔ پھر بھی مکمل نہ تھیں اور بدلتی رہیں یہ شریعت (اسلامی) سب قوموں کے لئے ہے۔ پھر بھی مکمل اور کبھی نہ بدلیگی۔ (۶) اصحاب موسیٰ نے فرقان دیکھا اور اس کے تھوڑی [illegible] وہ شرک میں مبتلا ہوئے جو اس آیت سے ظاہر ہے۔ فاتوا علی قوم

لیکن اصحاب محمد نے فرقان دیکھنے کے بعد ایسا جوش توحید دکھایا کہ دنیا بول اٹھی۔ شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا کہ جزیرۂ عرب میں اسکی پرستش کی جاوے (۷) اصحاب موسیٰ نے حضرت موسیٰ سے حضرت موسیٰ کی صحبت میں بوجہ سفر رات دن رہنے کے باوجود جہاد کے موقعہ پر اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہا۔ ادھر اصحاب محمد نے اپنی جانیں قربان کردیں طلحہ رض کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تیروں سے بچانے کے لئے اپنا بازو آگے کردیا۔ جب ایک سارا چھد چکا۔ تو دوسرا کردیا۔ جعفر طیار کی نسبت مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں جھنڈا لیا وہ کٹ گیا تو دوسرے میں جب دونوں کٹ گئے تو منہ سے تھام لیا۔

تم یا ہم؟

امرتسری ناکام لکھتا ہے مرزائی کا جنازہ ایسا ہی ہے جیسے رافضی کا۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ رافضی تو وہ ہے۔ جو خلفاء راشدین مہدیین میں سے کسی کا منکر بلکہ ان پر تبرا کرتا ہو۔ ہم تو حضرت خاتم الانبیاء سے لے کر خاتم الخلفاء تک سب کو مانتے ہیں۔ انکار۔ تکذیب۔ تبرا تو آپ ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ پس رافضی کون ہوا؟

اخلاص

برادر عبد الرحیم صاحب ڈاک اسلام آباد سے لکھتے ہیں:

از سلسلہ عالیہ احمدی ہرگز جدا نشدہ ام۔
مہر تو در وجودم و عشق تو در دلم۔ با شیر در درون شد و با جان بدر شود

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اسلام کیا ہے؟

(۱) اَنْ تؤمنَ باللّٰہِ۔ تو ایمان لائے اللہ پر (۲) وَ الیوم الآخر اور قیامت کے دن پر (۳) وَالملائکۃ اور ملائکہ پر (۴) والکتبِ۔ اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں پر۔ (۵) وَالنبیین۔ اور خدا کے تمام نبیوں پر (۶) والبعث بعد الموت۔ اور موت کے بعد جی اُٹھنے پر (۷) والقدر خیرہٖ وشرہٖ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ۔ اور اس پر کہ نیکی بدی کا اندازہ اللہ سے ہے (۸) واَنْ تشہد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ و اَنّ محمداً رسول اللّٰہ اور یہ کہ تو اپنے قول و فعل سے شہادت دے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور بے شک (سیدنا) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ (۹) وتقیم الصّلوٰۃَ بوضوءٍ سابغٍ لوقتہا۔ اور نماز کو اپنے وقت پر کامل وضو کے ساتھ ادا کرے (۱۰) وتؤتی الزکوٰۃَ۔ اور تو زکوٰۃ دیا کرے (۱۱) وتصومَ رمضانَ۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ (۱۲) وتحجّ البیتَ ان کان لک مالٌ۔ اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تیرے پاس مال ہو (۱۳) وتصلّی اثنتَی عشرۃَ رکعۃً فی کل یومٍ ولیلۃٍ۔ اور دن رات میں بارہ سُنتیں ضرور پڑھیں۔ (۱۴) والوتر لا تترکہ فی کلّ لیلۃٍ۔ اور وتر کبھی رات کو نہ چھوڑے (۱۵) ولا تشرک باللّٰہ۔ اور اللہ سے کسی قسم کا شرک نہ کرے۔ (۱۶) ولا تعقّ والدیک۔ اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ (۱۷) ولا تاکل مالَ الیتیم ظلماً۔ اور تو یتیم کا مال ظلم سے نہ کھائے (۱۸) ولا تشربِ الخمرَ۔ اور تو شراب نہ پیئے۔ (۱۹) ولا تزنِ۔ اور تو زنا نہ کرے (۲۰) ولا تحلف باللّٰہ کاذباً۔ اور تو اللہ کی جھوٹی قسمیں نہ کھائے (۲۱) ولا تشہد شہادۃ زورٍ۔ اور تو جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) ولا تعمل بالہویٰ۔ اور تو خواہشات نفسانی کا پیرو نہ بنے (۲۳) ولا تغتب اخاکَ المسلمَ۔ اور تو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) ولا تقذفِ المحصنۃَ۔ اور تو کسی پاک دامن پر عیب نہ لگائے۔ ولا تغلّ اخاک المسلمَ اور تو اپنے مسلمان بھائی کی خیانت نہ کرے (۲۶ و ۲۷) ولا تلعبْ ولا تلہُ مع اللاھین۔ اور تو لہو و لعب (بے ہودہ بے مصرف) میں مشغول نہ ہو۔ (۲۸) ولا تقل للقصیر یا قصیر ترید بذلک عیبہ۔ اور تو پست قد کو پست قد سے یعنی دل آزاری کے طور پر عیب چینی نہ کر (۲۹) ولا تسخر باحدٍ من النّاس۔ کسی آدمی کے ساتھ تمسخر نہ کر۔ ولا تمش بالنمیمۃ بین الاخوین۔ اور دو بھائیوں کے درمیان لگائی بجھائی (چغل خوری) نہ کر (۳۱) واشکرِ اللّٰہ تعالیٰ علی نعمتہٖ۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں پر شکرگذار رہ۔ (۳۲) وتصبر علی البلاءِ والمصیبۃِ۔ اور بلاء و مصیبت پر صابر رہ (۳۳) ولا تامن من عقاب اللّٰہ۔ اور اللہ کے عذاب سے بے ڈر نہ ہو۔ (۳۴) ولا تقطع اقرباءک۔ اور اپنے رشتہ داروں سے قطع نہ کر (۳۵) وصلہم۔ بلکہ صلہ رحمی شیوہ اختیار کر۔ (۳۶) ولا تلعن احداً من خلق اللّٰہِ اللہ کی مخلوق میں سے کسی پر لعنت نہ کر۔ (۳۷) واکثر من التسبیحِ والتکبیر والتہلیلِ۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس کی توحید اور قدوسیت کا ذکر مذاکرہ کر بارہ (۳۸) ولا تدع حضور الجمعۃ والعیدین۔ جمعہ اور عیدین میں حاضر ہونے کو چھوڑ (۳۹) واعلم اَنّ ما اصابک لم یکن لیخطئکَ وما اخطاک لم یکن لیصیبکَ نجمہ جان لے کہ جو کچھ تم پر گذرنے والا ہے وہ ٹلنے والا نہیں اور جو پہونچنا مقدر نہیں وہ نہیں پہونچیگا (رضا بہ قضا)۔ (۴۰) ولا تدع قراءۃ القرآنِ علیٰ کلّ حالٍ کسی حالت میں قرآن کا پڑھنا نہ چھوڑ۔

(ابوالعلا)

تھینک یو۔ جزاک اللہ

روزانہ پیسہ اخبار میں یہ بحث جاری ہے کہ تھینک یو کی بجائے کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس پر کوئی تسلیم (تھوڑے سے جھکاؤ۔ ذرا سے اُٹھاؤ) کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ کوئی شکریہ۔ کوئی مشکور۔ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ بحث اس مذہب کے لوگوں میں ہو۔ جو ہر طرح سے کامل واکمل اور اپنے پیرؤں کو ہر ضروری امر میں کافی ہدایت دینے والا ہو۔ جزاک اللہ۔ ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے یکسان کار آمد ہے اور جس سے کام کر دینے والے شخص کی خدمات کا شکریہ ایک احسن طریق سے ادا ہو جاتا ہے کیونکہ بہترین معاوضہ وہی دے سکتا ہے جس کے قبضہ اقتدار میں جمازہ جہان کی مہار ہے۔ پس اس لفظ کو چھوڑ کر جو نہ صرف مختصر بلکہ ہر پہلو سے جامع ہے کسی اور طرف توجہ کرنا حرمان نصیبی کی دلیل ہے۔ اسلام کی عبادت (نماز) تمام مذاہب عالم کی عبادتوں کی جامع ہے۔ اسلام کا سلام تمام قوموں کے سلاموں سے بہتر ہے۔ مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔

(ابوالعلا)

قرآن مجید کی آیات اخباروں میں

سیّد جماعت علی شاہ صاحب نے ایک بحث چھیڑ دی ہے کہ ادب کے لئے قرآن مجید کی آیتیں اخباروں میں نہیں درج ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان کا ترجمہ۔ خودساختہ اور خدا تعالےٰ کے حکم میں یہ فرق ہے کہ جو خدا کا حکم ہو اس پر عمل کرنے سے کوئی فساد لازم نہیں آتا اور انسانی من گھڑت حکم میں کوئی نہ کوئی قباحت نکل آتی ہے شاہ صاحب نے یہ تو کہہ دیا۔ اخباروں میں ترجمہ آیات ہو لیکن یہ سوچا کہ اس طرح تحریف قرآنی کی بنیاد پڑے گی اور لوگ اپنی اپنی رایوں کے مطابق قرآن مجید میں تصرف کریں گے۔ قرآن مجید کا حقیقی ادب تو یہ ہے کہ اس کے احکام کے مقابلہ میں اپنے رسم و رواج الفت عادت۔ خواہش نفس کی پروا نہ کی جاوے شاہ صاحب اوامر و نواہی قرآن مجید کا مجموعہ اپنے سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس قدر مسلمان اس کی عظمت کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید کو اطلس کے غلافوں میں لپیٹ کر طاق پر رکھ دینے سے نجات ہو جاوے تو یہ نجات بہت ارزان ہے۔ شاہ صاحب اپنے ہی طریقہ پر جس کی وہ رات دن اپنے مُریدوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ خدا کے لئے خالی الذہن ہو کر نظر ثانی کریں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رض کا یہی طریق عمل تھا۔ وہ بھی اسی طرح تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ اور آپکی طرح مشروط بہ شرائط ذکر کرتے اور اختلاج قلب کا مرض بڑھاتے تھے کیا وہ بھی تصور شیخ کو ذکر کی روح رواں سمجھ کر بُت پرستی کے مؤید تھے۔ ہرگز نہیں۔

حضرت امیرؓ کے نام منی آرڈر بھیجنے والے

بعض احباب جناب خلافت مآب کے نام منی آرڈر بھیجتے ہیں اور یہ نہیں بتلاتے کہ یہ روپیہ کس مصرف کا ہے پھر خط لکھ کر دریافت کرنا پڑتا ہے اور اتنی دیر وہ روپیہ امانت میں پڑا رہتا ہے۔ بعض دوست خط میں تفصیل لکھتے ہیں۔ مگر یہ طریق بھی دقت سے خالی نہیں بہتر طریق یہ ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن پر تفصیل اور اپنا پورا پتہ لکھ دیا جاوے۔ جو صاحب یہ نوٹ پڑھیں وہ دوسروں کو پہونچا دیں اور اس پر عمل فرماویں۔ (ب) کُتب و اخبار کے متعلق کوئی درخواست حضور خلیفہ کے نام نہیں بھیجنی چاہیئے (ج) میگزین کی کتابوں کی فروخت فی الحال بند ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب کمیشن پر فروخت کرتے ہیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابیں میاں محمد یمین سہارنپوری مہاجر قادیان سے مل سکتی ہیں۔ (د) بدر کے نام اگر ان کتابوں کا آرڈر بھی آوے۔ جو دفتر میں نہیں تو ان کی قیمت کا منی آرڈر آنا چاہیئے ورنہ کمیشن لیا جاویگا۔

کون اللہ دتا؟

عقائد احمدیہ ۲ عدد۔ سنت احمدیہ ۲ عدد نبراللہ بیعت ۳ عدد۔ ضرورت زمانہ یک عدد۔ مکتوبات احمدیہ۔ کامن احمدی بذریعہ وی پی طلب کرتا ہے۔ اپنا پتہ نہیں لکھا۔

انعام

بدر میں یہ خبر شائع کردیں کہ حضرت مسیح موعود کی خدمات اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات پر پروفیسر عطاء الرحمن صاحب کی تحریک سے طلباء نے مضامین لکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات پر انگریزی مضامین تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اُردو۔ پروفیسر صاحب نے سب سے اچھے مضمون کے لئے ۲۵ اور اُردو کے لئے ۱۰ روپے انعام مقرر کیا ہُوا تھا۔ بہت سے طلباء نے نہایت محنت کے ساتھ انگریزی و اُردو مضامین لکھے ہیں بعض نے چالیس چالیس صفحون کے مضامین طیار کئے انگریزی مضامین لکھنے والوں میں سے سب سے عمدہ مضمون محمد عبد الحسن کا ہے جسے اس کے عوض میں ۲۵ روپے انعام ملا ہے۔ اُردو مضامین میں محمد عبد الحسن کا مضمون مضمون نویسی کے لحاظ سے و انشاء کے لحاظ سے دوم تھا۔ لیکن حالات کی خوبی کے لحاظ سے اوّل تھا۔ ارادہ تھا کہ اسے دوم میں رکھا جاوے لیکن جس طالب علم کا مضمون انشاء کی وجہ سے نہایت اعلےٰ رہا۔ وہ ایک غلطی کی وجہ سے محروم رہا اور اسواسطے دوسرا انعام بھی محمد عبد الحسن ہی کو ملا۔ والسلام۔ صدرالدین۔

اورنگ زیب کا سلوک ہندوؤں سے

ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں حال ہی میں راجہ پرتھن سین نے ایک فرمان جو فارسی زبان میں لکھا ہوا ہے پیش کیا۔ یہ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب کیطرف سے ابوالحسین حاکم بنارس کو سلطان محمد بہادر کی معرفت بھیجا گیا تھا اس فرمان

فتح الحمید

یہ وہی ترجمہ ہے جس پر مین اس سے پہلے کچھ لکھ چکا ہون - اب مین ایک پارہ پر سرسری نظر ڈال کر دکھاتا ہون کہ مترجم صاحب نے جہان اپنی رائے کو دخل دیا ہے وہان غلطی کھائی ہے۔

(۱) بسم اللہ سے پہلے جب صریحاً اقرا آیک مقام پر آچکا ہے تو بجائے شروع کے پڑھ اللہ کے نام سے اس کا ترجمہ کیون نہین کر دیا - پھر اللہ کی بجائے خدا لکھ کر کیون اس لفظ کی بے قدری کی گئی ہے جو اس بے مثل ذات کے لئے مخصوص ہے - رحمٰن اور رحیم کے معنے بھی کچھ ٹھیک نہین - کئے اس کا ترجمہ علامہ نور الدین نے کیا خوب کیا ہے۔

(۲) غیر المغضوب علیہم ولا الضالین - کے معنے فرماتے ہین نہ ان کے رستے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہون کے رستے اللہ تعالےٰ کی طرف غصہ کو منسوب کرنا ایک سوء ادبی ہے -
(ب) غیر المغضوب کو صفت انعمت علیہم ٹہراتے تو بہت بہتر تھا یعنے ایسے انعام کئے گئے کہ نہ غضب کیا گیا ان پر۔

(۳) الغیب کی تشریح یعنی نادیدہ چیزون کرکے الفاظ قرآنی مین تصرف کیا ہے معنے تو یہ ہیں کہ مانتے ہین اللہ کو جو غیب ہے یا ماننے کی چیزون کو تنہائی مین اور لوگون سے غائب رہکر۔

(۴) مما رزقنٰہم ینفقون مین ما رزقنا کو صرف مال سے خاص کر دیا اور اس اعجاز قرآنی کا خیال نہ کیا جو اس کے عام مفہوم مین تھا - مطلب تو یہ تھا کہ جو اللہ نے کسی کو دیا ہے مال یا علم یا کوئی اور قوت - اسمین سے کچھ اللہ کی راہ مین بھی خرچ کرے۔

(۴) یخٰدعون اللہ کا ترجمہ خدا کو چکما دینا بہت ہی ناپسند ہین بھلا اللہ کو بھی کوئی چکما دے سکتا ہے - یون کہئے اللہ کو ترک کرتے ہین - الخدع الامساک۔

(۵) واذا لقوا الذین اٰمنوا - ترجمہ فرماتے ہین - اور یہ (عجب شیطان) لوگ رہیں) معلوم نہین کہ خواہ مخواہ یہ عجب شیطان بڑہانے کی کیا ضرورت ہے اور اس توضیح سے کن مطالب قرآنی پر روشنی ڈالنی مقصود تھی - سچ ہے - الزائد زائد۔

(۶) اللہ یستہزئ بہم - کا ترجمہ ان سے خدا ہنسی کرتا ہے بھی ویسے ہی ناپسند ہین جیسے خدع کے معنے چکما اور اس کی نسبت اللہ سے - الہزو الاستخفاف - حقیر پنداشتن بس معنے صاف ہین۔

(۷) ما امر اللہ بہٖ ان یوصل کے ترجمہ سے پہلے رشتہ قرابت لکھ کر پھر ایک آیۃ کے مفہوم عام مین دخل دیا ہے - حالانکہ کئی ایسے تعلقات ہین جنہین خدا نے جوڑنے کا ارشاد فرمایا - مثلاً نبیون - ولیون - پاکبازون سے تعلق پیدا کرنا - بڑہانا ضروری ہے - وغیر ذالک۔

(۸) خلیفہ کے معنے نائب اور پھر اسے اپنا نائب کہہ کر خاص کر دینا بالکل صحیح نہین - خلیفہ کے معنے احکام کو نافذ کرنیوالا دوسرے کو اپنی جگہ قائم کرنے والا - دوسرے کی جابجا ہونے والا - آدم علیہ السلام آلہی احکام کے پہنچانے والے اپنی نسل کو اپنی جگہ ارشاد آلہی سے قائم کرنیوالے اور پہلی مخلوق کی جا بجا تھے۔

(۹) نحن نسبح - کے معنے بیان فرماتے ہین - ہم ہر وقت تیری تعریف کے ساتھ - کیون جناب! یہ ہر وقت کہان سے نکلا۔

(۱۰) فسجدوا الا ابلیس - تو سب سجدہ مین گر پڑے سب نے سجدہ کیا - سیدھے سادھے معنے تھے - آپنے لمبے خواہ مخواہ کئے۔

(۱۱) بما انزل الیک - کے ترجمہ کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان لکھنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی اور یون بڑہانے کو تو آپ چاہین مولوی نذیر احمدؐ صاحب سے بہی زیادہ عبارت بریکٹون کے اندر رکھدین۔

(۱۲) لا تشتروا باٰیتی ثمناً قلیلاً - کا ترجمہ فرماتے ہین میری آیتون مین تحریف کرکے ... یہ تحریف کرنا بڑہا دینا - تصرف بیجا کی دلیل ہے۔

(۱۳) وانہا لکبیرۃ - کا ترجمہ کیا ہے اور بے شک نماز گران ہے - انہا کو پھر پڑھئے - یہ نماز لکھنا تھا۔

(۱۴) والفرقان - کا ترجمہ معجزے فرماتے ہین اول تو معجزہ یہ لفظ قرآن و حدیث کی زبان مین نہین - دوم فرقان کی دوسرے موقعہ پر تشریح بھی فرمادی - یعنی وہ فیصلہ کا دن جو انبیاء کو اسی دنیا مین ملتا ہے۔

(۱۵) فتکونا من الظالمین کا ترجمہ نافرمان کرنا سوء ادبی ہے اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہٖ - سے ظاہر کر دیا کہ ظالم بھی ان عباد مین داخل ہین جن کو کتاب کا وارث بنایا گیا اور جن کو برگزیدہ کیا۔

(۱۶) فاقتلوا انفسکم - اپنے تئین قتل کرو - خودکشی کا حکم اللہ تعالیٰ دے - یہ صحیح نہین بلکہ صحیح یہ ہے کہ قتل کرو اپنے لوگون کو جنھون نے اس جرم کا ارتکاب اہتمام کیا)

(۱۷) وایدنٰہ بروح القدس - اور اپنے کلام پاک سے اسے موید کیا یہ معنے صحیح ہین آپ بروح القدس یعنی جبرئیل لکھتے ہین - وکذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا سے روح بمعنے کلام ثابت ہے۔

(۱۸) وفریقاً تقتلون - ایک کو قتل کردینے رہے - کردیتے ہوتا تو بھی خیر تھی - کردیتے رہے - صحیح معنے نہین۔

(۱۹) من کان عدواً لجبریل - کے معنے آپ فرماتے ہین جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو تو اس کو غصے مین مرجانا چاہیئے) اس قدر زائد عبارت اور وہ بھی اپنی طرف سے - حضرت! آپ اگر کچھ لکھنا چاہتے تھے تو فان اللہ عدو للکٰفرین سے استنباط کرکے یہ لکھدیتے تو کہ کافر ہے اور دراصل مین استفہام انکاری ہے یعنی کون ہوا دشمن جبرئیل کا۔

(۲۰) ما انزل علی الملکین - کو آپ جادو منتر سحر سے جابجا بغیر کسی ثبوت کے تشریح فرماتے ہین - ومیتعلمون کا فاعل یہودی کو کیون نہین بنا دیا کہ یہ یہود سیکھتے ہین۔

(۲۱) ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - آپ اسے قیامت کے دن سے خاص کرتے ہین۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے - کذالک قال الذین من قبلہم اور آپ ترجمہ فرماتے ہین - بجواس کیا کرتے تھے۔

یہ سرسری نظر ہے مین انشاء اللہ تعالیٰ پھر پارہ اول بار ثانی بھی نظر کرونگا۔

مقبرہ بہشتی

ابن خزرجو نے سر آغا خان کی آڑ لے کر ہمارے مقبرہ بہشتی پر اعتراض کیا ہے مین اس غلط فہمی ڈالنے کی نامناسب کوشش کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عبارات نقل کرتا ہون جس سے مقبرہ بہشتی کے بنانے اور اس مین دفن کے لئے شرائط مقرر کرنے کی حکمت درج ہے۔

پیرا نمبر ۱ - واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون تا آئندہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کرین اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہون نے دینی کام کئے - ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون - بالآخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے

پیرا نمبر ۲ - کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت مین داخل نہ سمجھے - کیونکہ یہ انتظام حسب وحی آلہی ہے - انسان کا اس مین دخل نہین اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان مین داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہین ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اسمین دفن کیا جائیگا

پیرا نمبر ۳ - اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے (دسوین حصے) کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا کرین گے۔

اس قبرستان مین دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہین اور کوئی مالی خدمت نہین کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان مین دفن ہو سکتا ہے۔

پیرا نمبر ۴ - مین دُعا کرتا ہون کہ خدا اسمین برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگون کی خوابگاہ ہو جنھون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر مین دُعا کرتا ہون کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت مین سے ان پاک دلون کی قبرین بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار مین نہین۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر مین تیسری دفعہ دعا کرتا ہون کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگون کو اس جگہ قبرون کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہین اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہین رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجا لاتے ہین اور تیرے لئے اور تیری راہ مین اپنے دلون مین جان فدا کر چکے ہین جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت مین کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہین۔ آمین یا رب العالمین۔

مندرجہ بالا عبارتین پڑھ کر کسی کو وہم بھی نہین گذر سکتا کہ یہ زمین کچھ بہشتی بنانے کی تاثیر رکھتی ہے بلکہ صرف یہ بات ہے کہ اس مین اسی شخص کو دفن ہونے کا موقعہ ملیگا جو بہشتی ہے اور آپ کی دعائین مستجاب ہین اور جائداد جو وصیت کی جاتی ہے اسسے بھی خاص حضرت اقدس یا ان کی اولاد کی ذات ستودہ صفات سے کوئی تعلق نہین کہ یہ کارروائی کسی خود غرضی پر مبنی ہو۔ بلکہ اشاعت اسلام مقصود ہے۔

ابن خزرجو کی درخواست داخل دفتر

جو شخص بے اُصول ہو وہ حقیقت مین اس قابل نہین رہتا کہ اسکی کسی بات کیطرف توجہ کی جاوے ابن خزرجو خود لکھ چکا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے لیڈر کو بُرا کہے تو اس جماعت کو حق پہنچتا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد جی کھول کر اسے گالیان دے لے۔

پھر اس پرچہ اہل حدیث مین لکھا ہے کہ کسی حرف کو بدل دینا اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ کیا ابن خزرجو صاحب بھول گئے ہین کہ وہ جماعت احمدیہ کے واجب التعظیم کی جناب مین کیا کچھ بک چکے ہین بلکہ اب تک بک رہے ہین تو کیا اسی اصل کے مطابق جماعت احمدیہ کو حق نہین کہ وہ اسے پارہ ششم کے پہلے رکوع پر نظر کر کے کچھ کہے۔ قادیان کے اخبار تو ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے رہے لیکن لاتون کے بھوت باتون سے کم مانتے ہین۔ آخر دہلی سے ایک ہی تیر اسلام اٹھا تو ابن خزرجو نے (جس نے ایک (دنیوی) آنکھ سے دیکھنے کے بہانے سے شیر پنجاب کا لقب لیا ہے) دانت نکالنے شروع کئے۔

کاش کہ! ابن خزرجو صاحب ہماری نرمی سے فائدہ اٹھاتے اور اپنے وطیرہ کو خود ہی بدل لیتے اور آج ان کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا جو ان کے رفیق سفر ناہن ان کو دکھلا رہے ہین اب وہ ز کو ض کے ساتھ بدلنے کی درخواست کرتا ہے۔ حالانکہ جب انہین بار بار کہا گیا۔ کہ خواہ مخواہ معنی بدلنے کے واسطے کادیان نہ لکھا کرو بلکہ قادیان۔ تو انہون نے نہ مانا اب چاہیئے تو یہ کہ جب تک اتنے سال نہ گذر جاوین جتنے سال قادیان کو کادیان لکھتے رہے ہین وہ صبر کرین اور گھبرائین نہین کیونکہ وھم بدءوکم اول مرۃ اور فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی قرآنی ارشاد ہے۔ فمن عفی واصلح پر بھی عمل کر کے دیکھ چکے ہین اور پنجابی یا کشمیری بولی مین ز اور ض مین کوئی فرق بھی نہین۔ ہر دو کا تلفظ ایک ہی ہے آپنے خود جب عدالت مین اپنے باپ کا نام بتلایا تھا تو خزرجو ہی کہا تھا۔ ض کا تلفظ ظاہر نہین فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ آپ کی گوشمالی کا کام جناب میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے جب تک ان کی سفارش آپ کے متعلق نہ ہو ہم اس پر توجہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ لہذا درخواست سائل فی الحال داخل دفتر ہوتی ہے۔ اور جو دیگر آپنے تبدیلی حروف کے متعلق بتلائی ہے سو اس طرح کی تبدیلیان آپکے اور آپکے باپ دادا کے نامون مین بہت ہو سکین گی بشرطیکہ ان کے نام تحقیق ہو سکین۔

عرض حال

(اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی ایک رات)

کہوں مین کیا گرفتار بلا ہوں
کسی کا کشتۂ تیغ ادا ہوں

کسی کی شان سے میں جی رہا ہوں
کسی کی آن پر میں مر مٹا ہوں

بتاؤں کیا تمہیں اپنی حقیقت
شکستِ دمدمۂ قالوا بلیٰ ہوں

پہنچ جاتی ہے جو عرش بریں تک
کسی مظلوم کی آہِ رسا ہوں

لبوں تک جو پہنچ کر رہ گئی ہو
کسی مسکین کی وہ التجا ہوں

مری افتادگی کا ہے یہ عالم
جہانِ خاکساری کا سما ہوں

یہ میرے قتل کے سامان ہیں کیوں؟
کہ مین تو آپ ہی اپنی قضا ہوں

ہمیشہ طاق رہنا میری قسمت
نمازِ شام کی گویا ادا ہوں

ہمیشہ خونِ دل پینا ہے عادت
کسی کی دستِ رنگیں کی حنا ہوں

ہمیشہ خاک بر سر پھرتے رہنا
الٰہی مین بھی کیا بادِ صبا ہوں

ہمیشہ مضطرب خانہ نشین ہوں
کسی کی چشمِ پُرفن کی حیا ہوں

مین ہوں گم کردۂ حوتِ تجلی
کسی موسےٰ کا میں بھی اک فتیٰ ہوں

خراب و خستہ حال و زار و بیکس
کسی کے عشق کی مین انتہا ہوں

سرِ رفعت ہے میرا آسماں پر ✻ حبیب کبریا کا خاکپا ہوں
غلامِ احمدِ مختار ہو کر ✻ سراپا نقص اکمل پر خطا ہوں

ایک شیعہ کے اعتراضون کے جواب

اعتراض ۱ ۔ کتاب نزول المسیح صفحہ ۵۲ مین ایک شعر ہے جس مین مرزا صاحب نے اپنی فضیلت امام حسین علیہ السلام پر ظاہر کی ہے۔ از روئے احادیث۔ حالاں کہ ایسی کوئی حدیث نہ کتب اہل سنت مین ہے نہ کتب شیعہ مین۔

جواب ۱ ۔ معترض چون کہ شیعہ ہے اس واسطے اہل سنت کی کتابون سے ایسی احادیث کا دکھلانا اس کے لئے اطمینان بخش نہین۔

(ب) شیعہ صاحبان نے جو سلوک امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے وہ ناظرین بدر پر اب مخفی نہین رہا ہے اور رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے شائع ہونے پر انشاء اللہ اور بھی روشن ہو جائیگا۔ پھر سخت تعجب ہے۔ کہ امام مظلوم کی محبت کا دعوے کس منہ سے یہ لوگ کرتے ہین۔ جن لوگون کو اصل حقیقت سے خبر نہین وہ نہائت تعجب کرتے ہین۔ کہ تیرہ سو برس کے بعد احمدیون کو کس طرح علم ہوا ہے کہ قاتلان حسین مظلوم شیعہ تھے۔ ایک شیعہ اخبار دہلی نے جسکا نام اثنا عشری ہے۔ لکھ دیا۔ کہ یہ لوگ شیعیان علیؓ نہ تھے بلکہ شیعیان عثمانؓ تھے افسوس تو یہ ہے کہ اتنے اتنے بڑے حامیان مذہب شیعہ کو بھی اپنی کتابون پر عبور حاصل نہیں ہے ایسے معترضین کے لئے مین مختصراً تین مختلف موقعون سے ایسی عبارتین نقل کر دیتا ہون جن سے ناظرین کو میرے دعوے کی نہائت صفائی سے تصدیق ہو جاوے گی۔

اوّل۔ کوفیون نے جب امام حسین علیہ السلام کو مکہ سے کوفہ تشریف لانے کے واسطے درخواست کی تو سلیمان بن صرد الخزاعی نے جن کو قاضی نور اللہ شوستریؒ از معارف اصحاب امیر المؤمنین کرکے لکھتے ہین حاضرین کو یون خطاب کرکے کہا کہ تم لوگ اس کے بیٹے حسینؓ کے اور اس کے باپ کے (علیؓ) کے شیعہ ہو اصلی الفاظ انتم شیعۃ وشیعۃ ابیہ۔ (ناسخ التواریخ)

دوم۔ حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والون نے ہی جب حسب الایمائے ابن زیاد ان نائب امام کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور مسلم کو اپنے حسرتناک انجام کا پورا یقین ہو گیا تو انھون نے امام حسین علیہ السلام کے لئے وصیت فرمائی تھی۔ کہ خدا کے واسطے کوفہ تشریف نہ لائین یہ کوفی آپ کے باپ کے وہی اصحاب ہین جن سے وہ قبل از مرگ بیزار ہو چکے تھے اور ان کی فتنہ پردازیون سے تنگ آکر ان سے خلاصی پانے کی آرزو فرماتے تھے۔ اس وصیت کے خاص الفاظ یہ ہین۔ ارجع فداک ابی وامی باھلبیتک ولا یغررک اھل الکوفۃ فانھم اصحٰب ابیک الّذی یتمنی فراقھم بالموت او القتل (ناسخ التواریخ)

سوم۔ جب امام حسین علیہ السلام کوفہ کی طرف کوچ فرماتے ہوئے نزدیک پہنچ گئے اور آپ کو اچانک اپنے نائب مسلم کے بیدردانہ قتل کا علم ہوا تو آپنے نہائت افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ وقد خذ لنا شیعتنا (خلاصۃ المصائب) اس کا ترجمہ ملا باقر مجلسی کی کتاب جلاء العیون مترجم اُردو مین یون ہے۔ "ہمارے شیعون نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھا لیا"

ایسے ایسے حوالون کے مطالعہ کر لینے کے بعد بھی جن لوگون کو شک باقی رہ جاوے اور مرغی کی ایک ٹانگ بتلاتے جاوین وہ چاہیئے کہ اپنے دماغ کا معالجہ کرائین۔ آجکل شیعون کا پسندیدہ شغل مرثیہ خوانی امام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اوّلین نے شاید امام حسین علیہ السلام کو مثل گوسفند ذبح کیا اور کروایا ہو لیکن ہم تو رات دن جناب کے غم مین آنسو بہاتے ہین اور روضہ خوانی کرتے ہین۔ ہمارا کیا قصور ہے لیکن خدا بھلا کرے مصنف کتاب لولو والمرجان کا جس نے روضہ خوانون اور جھوٹی روایات متعلقہ کربلا کے بیان کرنے والون کی نہائت شرح وبسط کے ساتھ مذمت فرمائی ہے۔ وہ ایک جگہ ایک روایت لکھتے ہین کہ ایک مرثیہ خوان نے ایک شیعہ عالم فاضل کے آگے ایک خواب تعبیر کے لئے بیان کی کہ مین دیکھتا ہون کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے بدن مبارک کا گوشت دانتون سے کاٹ رہا ہون تو اس بزرگوار نے اس سے پوچھا کہ بھئی تم مرثیہ خوانی تو نہین کرتے ہو اس نے عرض کی کہ ہان۔ اس محقق کی روایت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر شیعیان صدر اوّل قاتلان حسینؓ تھے تو آج کل کے شیعہ بھی جن کا پیشہ اور شغل مرثیہ خوانی ہے حسینؓ مظلوم کے - - - - - - - - - - - - - - - - - - باوجود ان شرمناک الزامون کر مجھ کو تعجب ہوتا ہے کہ شیعہ کس مُنہ سے حُبِّ حسین کے دعویدار ہوتے ہین اور ہمارے دعوے کو محض اختراعی اور افترا سمجھ رہے ہین۔

نمبر ۲ ۔ اہل سنت کے سامنے اگرچہ شیعون کو کوئی حق نہین ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ذات کے متعلق کسی امر مین اپنے کو مخصوص ظاہر کرین لیکن تھوڑی دیر کے لئے ہم ان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے گذارش کرتے ہین علے الخصوص مسئلہ فضیلت مین کہ اگر احمدیہ جماعت سوائے خود حضرت اقدس مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کسی اور شخص کو امام حسین علیہ السلام پر جزوی فضیلت دے تو بے شک قابل ملامت ہے۔ لیکن چونکہ اس فضیلت کا مدعی مہدی موعود ہے اس واسطے کیفیت کو حوالہ بخدا کرکے جو کچھ انہون نے فرمایا ہے اس کو ہم بلا چون وچرا تسلیم کر لیتے ہین خود شیعون مین شہادت امام اور کئی اور مسائل کی کیفیت سے اس طرح اغماض کیا گیا ہے۔ اب اصل اعتراض کا جواب عرض کرتا ہون۔

مہدی موعود کی شان وہ شان ہے جس کے سامنے حسب اعتبار روایات متعلقہ زمانہ رجعت نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضیلت باقی رہتی ہے نہ جناب علیؓ کی نہ حضرات حسنینؓ کی نہ دوسرے امام کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب مرتضیٰ کی سب کوششین اشاعت اسلام کی اب تک شیعہ کی نگاہ مین کوئی وقعت نہین رکھتی ہین کیونکہ اسلام وہ ہے جو زمانہ رجعت امام مہدی مین جاری ہوگا۔ اب فرمائیے۔ کہ مہدی موعود امام حسینؓ سے کچھ فضیلت رکھتے ہین یا نہین۔ ملا باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین مین رجعت کے باب کو اور ان کے ایک مستقل رسالہ رجعت کو مطالعہ کرنے سے اس امر کی پوری تصدیق ہو سکتی ہے حق الیقین مین ملا مجلسی نے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص سب سے پہلے مہدی کی بیعت سے مشرف ہون گے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون گے۔

رسالہ رجعت مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے جو بیعت کریگا۔ وہ جناب جبرئیل ہون گے۔ معترض صاحب غور فرماوین کہ جو مبارک موعود ان کے معتقدات کے رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پیر و مرشد ہے۔ وہ امام حسین سے افضل ہوا یا نہین۔ جبرئیل کی بات کو ہم دانستہ نہین پیش کرتے۔ کیون کہ بہ اعتقاد شیعہ وہ تو جناب امام کا خادم اور پنگوڑا جھلانے والا ہے۔ کر شیعہ صاحبان! اگر آپ کو ان روایات کا علم نہین ہے۔ تو اپنے علماء سے تصدیق کراؤ اگر موقعہ و دسترس ہے تو کتابون کے نام خاکسار نے تبلا دئے ہین۔ بمبئی لکھنؤ سے منگا کر خود مطالعہ کرو۔ کوئی غلط حوالہ یا بے اصل بہتان ہے تو مجھ کو تبلاؤ۔ اگر ٹھیک اسی طرح تمہاری کتابون مین لکھا ہوا ہے۔ تو تم خود اپنے اعتراضون اور تشکوک کے جوابدہ ہو۔

اعتراض دوم۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کہتے ہین۔ شیعہ کی جس کتاب مین مہدی موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہو اس کا پتہ تبلانا چاہیئے۔

جواب ۱ ۔ نبی کے لقب کو آپ مہدی موعود کے لئے بہت ارفع اور بعید جانتے ہین لیکن یہ بھی آپ کی کمی معلومات پر دال ہے آپکے معتقدات ہین جب حضرت رسول خاتم النبیین اور سرور انبیاء کی نسبت لکھا ہے کہ سب سے پہلے وہ مہدی موعود کی بیعت کرین گے۔ تو معمولی مطلق نبی کے اطلاق پر آپکو ہرگز

گھبرانا نہ چاہیئے۔

(ب) باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ مہدی موعود سب اولوالعزم پیغمبروں اور نبیوں کے جامع مظہر ہوں گے اصل عبارت رسالہ رجعت میں یوں ہے "گوید ہر کہ خواہد نظر کند بہ آدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون پس نظر کند بمن" صد ۳۱ مطبوعہ لکھنؤ۔

(ج) قطع نظر ان سب حوالوں کے یہاں پر ایک ایران کے محقق و مورخ کے مقولہ سے تمام علمائے شیعہ کا اجماعی عقیدہ ظاہر کرتا ہوں جو یہ ہے کہ ائمہ اثنا عشر یعنے شیعوں کے بارہ امام انبیائے اولوالعزم سے بھی افضل ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے زیرا کہ علمائے امامیہ ائمہ اثنا عشر را از پیغمبران اولی العزم فاضل تر دانند" (ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۴۸)

بزرگانِ دین کی فضیلت مطلق یا باہمی جزوی فضیلت کی تفہیم کے لئے حضرت مریم اور حضرت سیدہ کی نظیر بھی قابل غور ہے دیکھو خدا مریم کو افضل النساء العلمین ظاہر کرتا ہے واصطفٰک علی نساء العلمین اور رسول کریم ؐ حضرت سیدہ کو سیدة النساء العلمین فرماتے ہیں اب آپ فرمائے کہ دونوں میں سے کون افضل ہے اور کیوں؟

پس پیارے معترض شیعہ آپ کو نصیحتاً عرض کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ عقائد پر اعتراض وارد کرنے سے پہلے آپ کسی مجتہد صاحب سے مشورہ کر لیا کریں۔ کہ کہیں یہ اعتراض خود شیعہ عقائد پر تو وارد نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد کسی احمدی پر اعتراض کیا کریں۔ امید ہے کہ ان جوابات کو آپ تسلی بخش پائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکپائے امیر المؤمنین۔ خادم بھیروی

آخری خطبہ سرور کائنات اور مسیح کی وفات

خدا تعالیٰ کی قدیم زمانہ سے یہ سنت ہے۔ کہ جب کسی نبی کو ارسال فرماتا ہے تو اس سے اس کی منشاء ایک بیج بونا ہوتا ہے چنانچہ اس بیج کو وہ نبی بو دیتا ہے پھر باقی نشوونما اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ خود اس بیج سے پودا بناتا ہے جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے توحید کا بیج دے کر روانہ فرمایا آپ نے اسے لگایا اور اس کا نشوونما اللہ تعالیٰ نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو راحتِ جاودانی میں تشریف فرما ہوئے اور پودے نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہاں تک نشوونما پایا کہ آجکل تمام دنیا میں اس کی خوشبو مہک رہی ہے یہ وہی پودا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور بیج وحدانیت کے بویا تھا ایسا ہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب نے ایک بیج وفات مسیح کا بویا جس کے پودے نے خود آپ کے زمانہ میں ہی بہت کچھ نشوونما پایا اور ابھی بہت سا حصہ اس کا باقی ہے اب اس کا پھلنا پھولنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے آپ نے ایک اسلام کو ضرر دینے والی چیز جڑ سے اکھاڑ ڈالی جیسا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت کر دیا۔ فلما توفیتنی الیٰ آخرہ۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کا بگڑنا آپ کی وفات کے بعد ہوگا جیسا آپ قیامت کو جواب دیں گے جب تو نے مجھے مار دیا تب انہوں نے میری اور میری ماں کی پرستش کی۔ تو جب شرک تثلیت قوم نصاریٰ میں آپ کی وفات کے بعد ہونیوالا تھا۔ تو اب بات کھل گئی کیونکہ شرک تثلیت قوم نصاریٰ میں موجود ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات بھی پا چکے یہ تو آپ نے خدا کے قول سے ثابت کیا۔ پھر حضرت نبی کریم کی شہادت رویت معراج شریف سے صاف ظاہر ہے جیسا آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ کو مُردوں میں دیکھا اس سے بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے۔ باقی اجماع اُمت کا رہ گیا سو وہ مسئلہ بھی صاف ہے کہ سب سے پہلا اجماع جو ہوا ہے وہ وفات مسیح پر ہی ہوا۔ جیسا کہ جب نبی کریم فوت ہو گئے تو بعض اصحاب رضؓ نے کہا کہ آپ ابھی غشی میں ہیں۔ فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ بہت سی پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں اور اتنے اختلاف میں حضرت ابو بکر صدیق گاؤں سے تشریف لائے تو آپ نے نبی کریم ؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ الآیہ۔ تو سب صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور مان لیا کہ فی الواقع آپ فوت ہو گئے۔ عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات ہوتی۔ کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں تو ممکن نہ تھا کہ وہ عرب چپ رہتے اور آپ کی وفات کو تسلیم کرتے اور ان کا یہ خیال کہ نبی کریم فوت نہیں ہوئے آگے سے بدرجہا پختہ ہو جاتا اور وہ مان سکتے تھے کہ نبی کریم ؐ فوت ہوں اور حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر مع جسم عنصری بیٹھا ہو وہ فوراً کہہ اٹھتے کہ عیسےٰ مسیح بھی تو رسول ہیں وہ زندہ ہیں تو آپ کیوں کر فوت ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام دل میں اس کا فیصلہ کر چکے تھے۔ کہ کوئی نبی زندہ نہیں۔ سب نے کاس الموت نوش جان فرمایا

اب میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ پیش کرتا ہوں۔ صاحبِ عقل ذرا غور سے پڑھیں۔ جب آپکی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور آپ نے ازواجِ مطہرات سے اجازت لیکر عائشہ رضؓ عنہا کے گھر میں سکونت اختیار کی آپ تو باہر جا نہیں سکتے تھے لہٰذا فرمایا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ نماز پڑھا دے اور آپ حضرت علی رضؓ اور فضل رضؓ کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہ وہ حالت تھی کہ آپ کے قدم مبارک بوجہ کمزوری زمین پر قائم نہیں رہتے تھے۔ پھر آپ منبر کی نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے (اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپ اس حالت میں کس قدر اہم معاملے کے لئے تشریف لائے ہوں گے۔ بے شک یہ معاملہ ایسا ہی اہم تھا)

اَیُّھَا النَّاسُ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خَلَدَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِیْمَنْ بُعِثَ فَاَخْلُدَ فِیْکُمْ اَلَا وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِرَبِّیْ وَاِنَّکُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ فَاُوْصِیْکُمْ بِالْمُہَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ خَیْرًا۔ وَاُوْصِی الْمُہَاجِرِیْنَ فِیْمَا بَیْنَھُمْ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ وَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اسْتِبْطَاءُ اَمْرٍ عَلَی اسْتِعْجَالِہٖ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَعْجَلُ بِعَجَلَۃِ اَحَدٍ۔ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰہَ غَلَبَہٗ وَمَنْ خَادَعَ اللّٰہَ خَدَعَہٗ۔ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ۔ وَاُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ خَیْرًا۔ فَاِنَّھُمُ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِکُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَبِھِمْ خَصَاصَۃٌ اَلَا فَمَنْ وَلِیَ اَنْ یَحْکُمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ۔ اَلَا وَلَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْھِمْ اَلَا وَاِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ۔ اَلَا فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ اَلَا فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرِدَہٗ عَلَیَّ فَلْیَکْفُفْ یَدَہٗ وَلِسَانَہٗ اِلَّا فِیْمَا یَنْبَغِیْ۔

اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم اپنے نبی کی وفات سے ڈرتے ہو۔ بھلا بتلاؤ تو کیا کوئی نبی جو مبعوث ہوا زندہ رہا ہے کہ میں تم میں رہوں۔ خبردار میں اپنے رب کو ملنے والا ہوں اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ میں تمہیں مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو بھی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ تمام امور خدائی منشاء سے جاری ہوا کرتے ہیں۔ تمہیں کسی امر کی تاخیر اس کی تعجیل پر برانگیختہ

نہ کرے کیون کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی جلدی سے تعجیل نہیں کرتا جو اللہ پر غالب ہونا چاہے خدا اس پر غالب ہوتا ہے۔ اور جو خدا کو دہوکا دینا چاہے خدا اس کو دہوکے کا اجر دیدیتا ہے اگر تم والی بنائے گئے تو کیا تم زمین مین فساد اور قطع رحمی کرو گے اور مین تم کو انصار سے بھلائی کی وصیت کرتا ہون۔ کیونکہ وہ وے لوگ جنھون نے دار اور ایمان کو تم سے پہلے جگہ دی تم ان سے بھلائی کرو۔ کیا انھون نے تم کو پھلون میں حصہ دار نہین بنایا؟ کیا انہون نے تمہارے لئے گھرون مین فراخی نہین کی؟ کیا انھون نے تمہین اپنے آپ پر فضیلت نہ دی؟ حالان کہ وہ خود بھوکے تھے۔ خبردار جو تم سے دو آدمیون مین فیصلہ پر والی بنایا جاوے اس کو چاہئیے کہ ان کی برائی سے درگذر کرے اور ان کی بھلائی کرے۔ خبردار اُن پر دوسرون کو مت پسند کرو۔ خبردار مین تمہاری لائن ڈوری ہون۔ اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے خبردار جو میری ملاقات پسند کرے اس کو چاہئیے کہ نالائق باتون سے اپنے ہاتھون اور زبان کو بچا دے۔ لباب الخیار صفحہ ۱۴۳

خط کشیدہ خطبہ کے الفاظ قابل غور ہین۔ دیکھو کس وضاحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیا۔ کہ تمام مبعوث نبی فوت ہو گئے اس وقت کسی نے یہی نہ کہا کہ عیسے ابن مریم تو زندہ ہین آپ بھی ہم میں رہین۔ شاید ہمارے معترض یہ کہہ دین۔ کہ عیسے ابن مریم مبعوث ہی نہین ہوئے۔ افسوس اے لوگو! تم کب تک انکار مین بڑھتے جاؤ گے۔ خود سوچو۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطبہ کس قدر آپ کی اہمیت کو بتلاتا ہے۔ خداوند تعالے نے آپ کو بتلا دیا۔ کہ یہ جھگڑا آخر زمانہ مین بہت طول پکڑیگا۔ تبھی آپ نے اس آخری خطبہ کو بطور وصیت فرمایا۔ ہمارے مخالفین کو کم از کم اپنے تعصبات چھوڑ کر اپنے نبی کے آخری خطبہ کا ہی لحاظ چاہئیے تھا کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ بزرگون کی آخری باتون کو لوگ متبرک سمجھ کر یاد رکھا کرتے ہین کیا تمہین تمہارے نبی کے آخری کلمات طیبات کو بطور تبرک یاد رکھنا منع ہے۔ ہرگز نہین یہ پودا تو خدا تعالے کے منشا سے لگایا گیا ہے۔ تم اسے کوئی بھی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکو گے۔ تم اپنے خدا اور نبی کے منکر بن رہے ہو۔ جس بات کی طرف خدا اور اس کا رسُول بلا رہا ہے تم اس سے دُور بھاگتے ہو۔ پس اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور دُعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ تمہین راہ ہدایت بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔ وما علینا الا البلاغ

احمد بخش۔ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان

طالب علم جماعت پنجم۔

يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

نوشتۂ کلک گوہر سلک میان معراج الدین صاحب عمر

پر ویر اشٹر بدر

سکھ۔ آریہ۔ احمدی

۹ رمئی کے اخبار پرکاش لاہور مین ایک مضمون بعنوان "کیا گورو نانک صاحب مسلمان تھے؟" چھپا ہے۔ راقم مضمون نے اس مین باوا نانک صاحب کو آریہ دہرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور آغاز مضمون مین تسلیم کیا ہے۔ کہ میرزائیون اور خالصہ بھائیون کے درمیان اشتہاری جنگ شروع ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خالصہ صاحبان کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے بنے اس مضمون پر چھیڑ چھاڑ کو طوالت نہ ہو وہ بروز یہ آواز اُٹھاتے ہین کہ گورو صاحب ہرگز مسلمان نہ تھے لیکن اس دعوے کا زبردست اور عملی ثبوت جو یہ ہوسکتا تھا۔ کہ وہ علانیہ طور پر فلان مذہب کے پیرو تھے وہ دینے سے قاصر رہے ہین۔" اور پھر یہ بھی لکھا کہ "مسلمان عموماً مرزائیون سے متنفر ہین اور وہ ظاہراً اپنے آپ کو بری الذمہ ظاہر کرتے ہین۔" آگے چل کر چند نہایت ہی مضحکہ خیز دلائل لکھ کر اور کتاب تحفۃ الہند کو تصنیف حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ظاہر کرکے اس سے کئی اقتباس کرکے باوا نانک صاحب کو اپنا ہم دہرم بنانے کی کھینچ تان کی ہے۔

اصل مین آریہ صاحبان کا اس معاملہ مین دخل دینا سراسر بے جا۔ بے محل اور غیر معقول ہے وہ خود ہی لکھتے ہین کہ یہ اشتہاری جنگ صرف سکھ اور احمدی قومون کے درمیان جاری ہے اور امر زیر بحث کا تعلق بھی ان دونون قومون یعنے سکھون اور مسلمانون تک ہی محدود ہے پس کسی دوسری ہمسایہ قوم کو اپنی کسی غرض حاصل کر لینے کی نیت سے دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہین۔ مگر ہمارے آریہ بھائیون کی عادت کچھ ایسی ہی چلی آئی ہے کہ وہ "تو مان نہ مان میں تیرا مہمان" کا خواہ نخواہ مصداق بن جانے کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہین۔ اور غلط راہون اور غلط تحریرون سے اپنی ہمسایہ قومون مین تفرقہ پھیلانے کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہین اور اس قسم کی چالون سے مشہور ثالث کی طرح سارا پنیر آپ ہی کھا جانا چاہتے ہین اسی طرح یہان بھی خالصہ صاحبان کو نہایت کمزور اور شکست خوردہ ظاہر کرکے بیان کیا ہے کہ وہ علانیہ طور پر باوا نانک صاحب کا مذہب معین کرنے سے قاصر ہین ان کی عبارت سے یہ امر صاف سمجھ مین آتا ہے کہ سکھ صاحبان احمدیون کے پیش کردہ ثبوتون اور دلیلون کی تردید نہین کرسکتے وہ چاہتے ہین کہ جس طرح بنے یہ مضمون طول نہ پکڑے وہ زور سے یہ بات تو کہتے ہین۔ کہ باوا نانک مسلمان نہین تھے لیکن وہ اس بات کے ثابت کرنے سے قاصر ہین کہ باوا صاحب کا حقیقت مین مذہب کیا تھا۔ اس مین شک نہین کہ آریہ صاحبان کی یہ رائے اگر اس کے ماتحت اون کی اپنی کوئی غرض مستور نہ ہو تو معقول ہوسکتی ہے اور یہ سچی بات ہے کہ جہان کوئی سکھ صاحب یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہ تھے تو وہان ساتھ ہی اس کے سر پر بطور اشد راک یہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ کہ وہ دلائل قویہ قاطع سے باوا صاحب کا مذہب معین اور موسوم کرے۔ کیونکہ بغیر اس کے اُن کے مسلمان ہونے سے محض انکار کسی حالت مین قابل پذیرائی نہین ہوسکتا اور ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہین کرسکتا۔

ہمارے سکھ بھائی ایک حد تک اس بارے مین معذور ہین اور اس کی ذمہ واری کا بار اون کے ہندؤون سے غلط فہمیدہ تعلق کے سر ہے۔ ورنہ جہان تک مذہب کا تعلق ہے وہ مضبوط دلائل سے مسلمان ثابت ہوتے ہین ہم کو تو نہ ہار جیت سے غرض ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری مطلوب ہے ہمین امر حق ظاہر کرنا مقصود ہے اور اگرچہ ہم اس بات کے کہنے مین اپنے حق سے تجاوز نہین کرتے۔ کہ مقدس نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام کے سوا کوئی مذہب معین ثابت کرنے سے قاصر اور عاجز رہ کر سکھ صاحبان نے اون کے مسلمان ہونے پر مہر تصدیق لگا دی ہے۔ لیکن ہم ان سے اس قسم کا قانونی فائدہ نہین اٹھانا چاہتے۔ ہم تو یہ چاہتے ہین کہ وہ ہمارے دلائل کو سچی محبت اور اخلاص سے سنین اور دیکھین اور ان پر خوب غور کرین اور اپنے دلون مین سوچین اور اپنی غلطیون کی اصلاح کرلین۔

ہم سمجھتے ہین کہ ہمارے بھائی سکھون مین کثرت سے ایسے لوگ ہین۔ جو بڑے نیک دل سادہ مزاج اور حق پسند ہین ہم کو ان کے وجود سے بڑی بڑی امیدین ہین۔ ہم یہ بات جتا دینا ضروری سمجھتے ہین۔ کہ آریہ صاحبان کے ساتھ اس قدر عرصہ دراز تک تعلق رکھنے سے اون کو کافی تجربہ ہو چکا ہے وہ تو اب تک بھی ان بھولے بھائی سردارون کا پیچھا نہین چھوڑتے اس لئے ہم اون کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ یہ زمانہ روشنی علوم کا ہے۔ اسمین محقق بات ہی قائم رہ سکتی ہے اس لئے وہ حقائق پر غور کرنے کی طرف خود متوجہ رہین کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرین۔

آریہ صاحب نے ایک طرف سکھون مین نا چاقی پھیلانے اور ان کو مغلوب اور عاجز بیان کرکے بھڑکانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف مسلمانون کے گھر کے اندر جا ہاتھ مارا ہے اور اوس کے احمدی اور غیر احمدی لوگون کو ایک دوسرے سے متنفر اور بیزار کرنے کی تدبیر کی ہے لیکن اون کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب یہ وہ زمانہ نہین کہ سکھ صاحبان آپ کی ایسی باتون سے بھڑک اُٹھین گے اور عدالت مین مقدمہ استقرار دائر کر دین گے اور نہ ہی مسلمان ایسے تنگ ظرف ہین کہ ان کے لکھنے سے وہ اپنی مشترکہ اغراض کو کھو بیٹھین گے آریون کی ورانداز ی اور نیش زنی تو اون کی طبیعت کا تقاضا ہے اور ان کی واقفیت اور تحقیقات ایسی تنگ ہے۔ کہ اونکو اتنا بھی معلوم نہین کہ وہ بڑے بڑے علماء جن کو بعض اندرونی مسائل مین احمدیون سے اختلاف ہے۔ اس بات کے فتوے شائع کر چکے ہین کہ باوا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کا مسئلہ تمام فرقون کے مسلمانون کی مشترکہ غرض ہے اس لئے وہ سب احمدی جماعت کے ساتھ متفق ہین۔ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کس بوتے پر یہ صاحبان قلم اُٹھاتے ہین۔ احمدیون اور غیر احمدیان کے متعلق تو یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ اسلام کے مختلف فرقون کے تمام مستند لوگ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کے مسئلہ کو اپنا مشترکہ کام سمجھتے ہین اور احمدی قوم کے ساتھ اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہین لیکن اب یہ زبردست اعتراض آریہ صاحبان پر وارد ہوتا ہے۔ کہ اون کا سکھون کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور اون کو اس معاملہ مین دست اندازی کرنے کا کیا حق ہے۔

مسئلہ زیر بحث مین فریقین مین سے کسی نے آریہ صاحبان کو ثالث نہین بنایا۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان نے آریون کو اپنی امداد کے لئے دُہائی دی ہے۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان کسی پہلو سے آریون سے کمزور اور ان کی حمایت کے محتاج ہین۔ سنگھ صاحبان کے ہاتھ مین قلم ہے وہ ایک زندہ قوم ہے۔ ان کے پاس مال و دولت کافی موجود ہے۔ وہ علم اور فہم و فراست رکھتے ہین وہ کسی طرح آریون کی مدد کے محتاج نہین اور نہ ہی اونکی بہادری اور مردانگی متقاضی ہے۔ کہ وہ مخفی یا ظاہری طور سے کسی دوسرے سے اپنے گورو کا مذہب ثابت کرنے کی مدد لین۔ ہم مسلمان بھی باوا نانک صاحب کا مذہب مسلمان ثابت کرنے کے لئے کسی دوسری قوم کی مدد کی کوئی حاجت نہین رکھتے۔ ہمارا روئے سخن صرف اپنے بھائی سکھون کی طرف ہی تھا اور ہے۔

ہم اس بات کو خوب سمجھتے ہین کہ باوا نانک صاحب کے ساتھ آریون کا کوئی مذہبی رشتہ نہین۔ اون کا مذہب جو کچھ بھی ثابت ہو اوس سے آریہ دھرم پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا اور اگر آریہ صاحبان باوا صاحب کو مسلمان قبول بھی کر لین تو بھی اس سے اون کی سوسائٹی مین کوئی تغیر واقعہ نہین ہو سکتا۔ اس لئے ہم کو ان کے ساتھ باوا صاحب کے مذہب کے متعلق بحث کرنے مین کوئی فائدہ حاصل ہونا متصور نہین اور کامیابی کی صورت مین ہمین ان سے کچھ دستیاب ہونے کی اُمید نہین۔ برخلاف اس کے سکھ صاحبان جو باوا صاحب کو اپنے مذہب کا بانی مانتے ہین اور ان کے ثابت شدہ مذہب پر چلنے کے لئے طیار ہین وہ ایک ایسی قوم ہین۔ کہ جن مین کثرت سے نیک دل۔ حق پسند۔ بے تعصب باوا صاحب سے سچا اخلاص اور محبت رکھنے والے۔ ان کی سوانح زندگی اور تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی توقیر سے دیکھنے والے لوگ ہین ان مین یہ خوبی ہے۔ کہ باوا صاحب کے متعلق جو بھی بات ان کو ثابت ہو جاوے۔ وہ اس کے اختیار اور قبول کرنے مین پوری جرأت کو کام مین لا سکتے ہین۔ ہم جو کچھ باوا صاحب کے متعلق کہتے ہین وہ علیٰ وجہ البصیرت سچ اور راست کہتے ہین اور ہم کو اُمید ہے کہ وہ دن قریب ہین کہ باوا صاحب کی حقیقی تعلیم پر جو الحاق اور اختلاط کے پردے پڑے ہوئے ہین وہ اُٹھ جائین گے اور حق عیان ہو جاویگا اور ہمارے سکھ بھائیون کے درمیان مغائرت اُٹھ جاوے گی اور باہمی سچے برادرانہ تعلقات اخلاص و محبت ترقی پا کر وہ ہمارے ساتھ مشترکہ اغراض پر قائم ہو جاوین گے۔ آریون کے ساتھ باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق بحث چھیڑنا ایک ایسا لغو امر ہے جس سے ہم کو کچھ حاصل ہونے کی اُمید نہین اور ہم بے سُود اور لغو کام کرنے سے منع کئے گئے ہین۔

ہم کو سمجھ مین نہین آتا کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو کس معقولیت کے ساتھ اپنا ہم مذہب بیان کرنا چاہتے ہین کیونکہ اس بزرگ نانک صاحب کو آریہ ثابت کرنے سے آریون کو انہین راستباز ماننا پڑے گا۔ اور ان کو راستباز ماننے سے موجودہ آریہ ہندو مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے کیونکہ آریون کا دھرم ہے کہ ویدون کے بعد الہام بالکل بند ہے لیکن باوا نانک صاحب کا کلام اکاش بانی مسلم ہے۔ پس باوا نانک صاحب کا کلام الہامی ماننے سے ویدون کا یہ دعوےٰ کہ ان کے بعد الہام بند ہے۔ غلط قرار پاتا ہے اور نیز نئی تعلیم کے اکاش سے آجانے سے وید منسوخ ماننے پڑتے ہین اور چونکہ باوا نانک صاحب کی تعلیم ویدون کی تعلیم سے بالکل مختلف ہے اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ یا تو موجودہ وید اصلی وید نہین اور یا یہ کہ ویدون کی تعلیم فی نفسہٖ باطل اور غلط ہے۔

باوا نانک صاحب کے متعلق یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ وہ مسلمان مذہب رکھتے اور اسلام ہی کی تسلیم کرتے تھے۔ اگر اس تعلیم اور انھین عقائد کے ساتھ آریہ صاحبان اون کو ہندو کہنا پسند کرتے ہین اور ان کے دہرم مین یہی تعلیم پسندیدہ ہے تو پھر چشم ما روشن دل ماشاد۔ آریہ صاحبان بڑے آریہ کہلائین۔ لیکن وہ اس تعلیم اور ان عقائد کو اختیار کر لین۔ جو باوا نانک صاحب سے ثابت ہے تو ہم کو اون سے کوئی اختلاف نہ ہوگا وہ آریہ کہلا کر بھی ہمارے مسلمان بھائی ہون گے اور باوجود اسلامی عقائد اور شعار کے اختیار کے ہم ان کی لچری کے لئے اون کو آریہ کہنے مین دریغ نہین رکھتے۔ لیکن ہم کو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق محض تمسخر اڑا رہے ہین۔ اس مین وہ ذرا بھی اخلاص سے کام نہین لینا چاہتے کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا صاحب کو ایک بہت بُرا اور قابل نفرت شخص ہندو دھرم کا مخالف مانتے ہین۔ چنانچہ اون کی اپنی مسلمہ اُصولی کتاب ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب بالکل بے علم اور آدی شاستر اور سنسکرت سے جاہل مطلق تھا۔ پڑھے بغیر اپنے آپ کو خواہ نخواہ عالم کرتا تھا گنوارون کے سامنے سنسکرت دان پنڈت بن بیٹھا تھا۔ لالچی۔ ہوا و حرص کا مطیع اور مغرور تھا ویدون کا مطلب نہ جانتا تھا ویدون کے مخالف تعلیم دیتا تھا جب کبھی کوئی موافق بات کہتا بھی تھا تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا۔ اگر وید پر ایمان رکھتا تو گورو نہ بن سکتا اس نے ویدون کو نہ سنا اور نہ دیکھا۔ جو سننے اور دیکھنے مین آوین تو جو عقلمند متعصب نہین۔ وہ فوراً اپنی ٹھگ بدیا کو چھوڑ کر وید کی پناہ مین آجاتے ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ ہے مشتے نمونہ از خروارے آریون کا باوا نانک صاحب کے متعلق مسلمہ عقیدہ۔ آریون کی عجیب چال ہے۔ کہ اون کو اصول عقائد مین مقدس نانک علیہ الرحمۃ کو (نعوذ باللہ منہا) ذاتی طور پر عام اخلاقی وقار سے بہت نیچے گرا ہُوا مانتے ہین بلکہ کھلے طور پر اس کو ویدون سے جاہل۔ ویدون کا مخالف لالچی۔ نفس پرست اور مغرور وغیرہ جانتے ہین اور لکھتے ہین کہ اس کا گورو بننا اس کے ویدون کے مخالف اور ان سے منکر ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ویدون پر ایمان رکھتا تو وہ کبھی گورو نہ بنتا۔ اور وہ بے عقل۔ متعصب اور ٹھگ تھا۔ جب آریہ صاحبان اندرونی طور پر حضرت باوا

صاحب کو ایسا ذلیل اور ایسا گندہ انسان سمجھتے ہین - کہ جسمین تمام برائیان جمع تھین تو اس کے برعکس اب اون کا یہ کہنا کہ وہ ہمارا ہم مذہب تھا کیسا غلط اور بے بنیاد دعا ہے - ایک طرف اس کو ہندو بیان کیا جاتا ہے یہ ٹھٹھہ نہین تو اور کیا ہے - اور اگر ان بد اخلاقیون اور بدیون کے ساتھ ہی ایک شخص آریہ دہرم کا معزز اور مستند جائز طور پر ممبر ہو سکتا ہے - تو پھر آریہ سلسلہ کی ساری سوسائٹی کے اخلاق کا نمونہ اسی سے استنباط کرنا پڑے گا - اور یہ ماننا پڑیگا - کہ آریون کے نزدیک مذہبی فضیلت کی وہی تصویر ہے - جو باوا نانک صاحب کی ستیارتھ پرکاش مین کھینچی ہوئی ہے -

آریہ مضمون نگار صاحب نے پنڈت لیکھرام کو بھی حق بنانے سے دریغ نہین کیا - یہ کیسی غلط بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جیسے آدمی نے اپنے گورو پنڈت دیانند جی مہاراج کے برخلاف باوا نانک صاحب کے بارے مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کے برخلاف کچھ لکھا - ستیارتھ پرکاش کی تحریر کے باوجود جو شخص باوا نانک صاحب کی عزت قائم کرنے کے لئے کسی طرح کی کوشش کرنا چاہے وہ آریہ نہین رہ سکتا -

آریہ صاحبان نے تسلیم کیا ہے - کہ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے سے انکار کر کے سکھ صاحبان پابند ہو گئے ہین کہ وہ یہ ثابت کرین کہ باوا نانک صاحب کا علانیہ طور پر کیا مذہب تھا - لیکن وہ اس ثبوت سے قاصر رہے ہین اور اون کے قصور کی تلافی یہ کی ہے کہ گویا نانک صاحب ہندو تھے - اونہون نے تو اس قصاب کی طرح اس گوسفند کو شیر سے چھوڑانے کی کوشش کی ہے - جس کا ذکر گلستان حضرت سعدی مین ہے

شبانگہ کارد بر حلقش براند
روان شد گوسفند و گفت و نالید
چو شب مارا ز گرگم در ربودی
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اسی طرح آریہ صاحبان سکھون کی حمایت کرنے کے لئے اٹھے اور باوا نانک صاحب کے مذہب کو مسلمانون سے چھڑا کر اپنے پنجے مین لا کر اپنی چھری کے نیچے رکھدیا - آریہ صاحبان کی تحریر سے باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق صرف اتنی تو بحث دنیا مین رہ گئی ہے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان ؟ ان کی شہادت سے سکھ تو قاصر رہ گئے ہین - اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا آریہ صاحبان اپنے ادعا مین راستی پر ہین - تو جب ہم ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرتے ہین تو اس بحث کا فوراً خاتمہ ہو جاتا ہے اور باوا نانک صاحب اون کے ہاتھ سے فوراً ہی نکل جاتے ہین اور اگر ان کا انحصار اون بعض فقرات پر ہے جو باوا نانک صاحب کی طرف منسوب

کئے جاتے ہین اور جو ان کی بعض باتون سے موافق ہین تو اس کا جواب خود پنڈت دیانند جی نے دیدیا ہے کہ وہ جب کبھی بات (ویدون کے) موافق کہتا ہے تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا پس پنڈت صاحب کی شہادت سے باوا نانک صاحب کے تمام ایسے کلمات جو ویدون کے موافق ہون آریون کے لئے کسی وقعت کے قابل نہین ہو سکتے اس لئے کوئی وجہ نہین کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو ہندو کہہ سکین اور جب وہ ہندو نہین ثابت ہو سکے تو لازماً ان کا مسلمان ہونا بدیہی ثبوت ہے جس سے کوئی آریہ انکار کرنے کی گنجائش نہین رکھتا -

یہ امر قابل غور ہے کہ آریون کو باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق اب بحث کرنے کا کوئی حق نہین رہا کیونکہ بہت عرصہ سکھون کے ساتھ اسی مضمون پر آریون کا مقدمہ پبلک مین چلتا رہا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ڈگری پبلک مین آریون کے برخلاف اور سکھون کے حق مین ہو چکی ہے اور اس کے اجراء کا عملدرآمد ایسے زور سے ہو چکا ہے کہ سکھ ہندو سنسار سے بالکل علیحدہ ہو گئے ہین - یہان تک کہ گورنمنٹ کی امداد سے وہ حال کی مردم شماری مین اپنی علیحدگی کو مضبوط طور پر مستحکم کر چکے ہین گویا یہ ایک قطعی اور آخری فیصلہ اس امر کا ہے - کہ سکھ صاحبان بمعہ اپنے بانی مذہب کے ہندو نہین افسوس یہ ہے کہ آریون نے باوجود اس آخری فیصلہ کی اہمیت کو جاننے کے پھر بھی اس بات کو نہین سمجھا کہ یہ مسئلہ دنیا مین دوبارہ پیش کرنیکا اون کو کوئی حق نہین - اگر ایسا ہی حال رہے تو پھر دنیا مین کوئی بھی مقدمہ کبھی ختم نہین ہو سکتا - ہر ایک جھگڑا تا قیامت جاری رہ سکتا ہے -

سکھ مذہب کے بانی کے مذہب کی تحقیقات کے متعلق آریون کے ساتھ سکھون کا یہ ایک آخری اور یونیورسل پیچ تھا - اس پیچ مین آریہ صاحبان قطعی طور پر سکھون سے شکست کھا چکے ہو ہین اور سکھ اون کے مقابلہ مین کامیاب ہو کر اپنی علیحدگی کو قائم کر چکے ہین اب شکست خوردہ فریق کے تمام حقوق بحق فریق غالب طے ہو چکے ہین پس اب سکھ صاحبان کا اپنے بھائی مسلمانون کے ساتھ معاملہ ہے اور انہین کو حق ہے کہ وہ اس بارہ مین محبت اور آشتی سے بابا صاحب کے مذہب کے متعلق حقیقت کو ان کی خدمت مین عرض کرین - ہان ہم آریون کے ساتھ اس صورت مین اس معاملہ کی کارروائی جاری کر سکتے ہین کہ سکھون کی معزز سبھاؤن سے آریہ صاحبان مختارنامے حاصل کر لین - جسمین وہ سب یہ اقرار کرین کہ باوا نانک صاحب کے مذہب کے تحقیق کے متعلق آریون کا ساختہ پرداختہ اون کو منظور اور ان پر نافذ اور واجب العمل ہوگا اور کہ آریہ صاحبان سکھون کیطرف سے

وکالتاً کارروائی کرین گے پھر جب ہم اس بات پر اطمینان کرینگے کہ آریون کو سکھ سبھاؤن نے جائز طور پر اختیار دئے ہین اور ان کے ساختہ پرداختہ کے وہ ذمہ وار ہو گئے ہین تو پھر مناسب شرائط طے کر کے آریون کے دلائل سنین گے اور ان پر غور کرین گے اور اپنے دلائل غور کیلئے ان کے پیش کرین گے -

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم یہ افسوس ظاہر کرنے سے رک نہین سکتے کہ آریہ صاحبان کی عام عادت ہو رہی ہے - کہ وہ اپنے دعاوی کی تائید مین جھوٹے حوالون اور غلط دلائل کو اپنے دائین ہاتھ کا کرتب سمجھتے ہین مضمون زیر جواب مین بھی انہون نے اپنے مشرب کی عادت کو نہین چھوڑا - چنانچہ وہ ضمن ششم مین لکھتے ہین کہ "خود میرزا غلام احمد صاحب تحفۃ الہند مین لکھتے ہین" اور اسی کتاب کے حوالون کو سامنے رکھ کر اور حضرت میرزا صاحب مرحوم کو ان کا ذمہ دار قرار دے کر کئی کالم بھر دئے ہین افسوس صاحب اتنا بھی تحقیق نہ کر سکے کہ کوئی کتاب تحفۃ الہند کے نام سے کبھی حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب نے لکھی اور شائع کی تھی یا نہین ؟ ہم آریہ صاحبان کی حق جوئی اور تحقیق کی قابلیت کا امتحان پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے ان کو چیلنج کرتے ہین کہ وہ ثابت کرین کہ کتاب تحفۃ الہند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے - تو پبلک کو حق ہوگا - کہ ان کی تمام ایسی باتون کو غلط تصور کر لین -

ناظرین اس بات سے آگاہ رہین کہ یہ تحریر صرف پبلک کو دہوکہ دینے کی نیت سے آریہ صاحبان نے چھاپی ہے - اور غلط طور پر حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب کو تحفۃ الہند کا مصنف اور ذمہ وار ظاہر کر دیا ہے - کسی نے انہین کے لئے کہا تھا ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

پس جن صاحبان کی تحقیقات کا یہ عالم ہو تو کیا وہ مخاطب کئے جانے کے اہل ہو سکتے ہین اور ان کی تحریرات قابل غور ہو سکتی ہین اس کا جواب نفی ہے -

اخیر مین ہم آریہ دوستون سے صاف صاف کہتے ہین کہ وہ باوا نانک صاحب کے مذہب کے تحقیقات کے مسئلہ مین ہمین مخاطب کرنے کی کوشش نہ کرین - اون کا باوا صاحب سے کوئی تعلق نہین - اور وہ اون کے مذہب کے متعلق بحث کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے - وہ چین سے اپنا یوگ پڑے سہوگین

فقط - معراج الدین عمر

جنازہ غائب - چوہدری غلام احمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ جات کی اہلیہ کہ دملہ سے بحالت زچگی انتقال کیا ہے - جنازہ غائب پڑھ دیا
(۲) زوجہ مولوی محمد اسماعیل ساکن بیداد پورہ

ایک مومنہ کی وفات

هو المستعان
کل من علیها فان و یبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام

آلہی ہمت آباد ظہورم ✽ زہستی چون عدم یکدرشت دورم
براداں ہستی متہم رس ✽ تراز ہستی بفرباد عدم رس

مکرّم و معظم بندہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ امروز نوازش نامہ ایشاں بتقریب تعزیت اہلیہ مرحومہ بندہ رسیدہ مشکور و یاد آوری گردانید۔ سلامت باشید۔

مکرم بندہ حیات فانی انسانی چیزے نیست کہ برآں اعتمادی داشتہ شود۔ بلکہ بغیر از ذات پاک واحد لاشریک و سبحانہ تعالےٰ ہمہ موجودات را از فنا چارہ نیست و بعد از فنا بعثت ضروری کہ والبعث بعد الموت ہمچنان میرد بہ پاداش میرس۔ الی ربك منتہاہا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیئ و الیہ ترجعون۔

اما وفات اہلیہ بندہ بطوریکہ واقع گردیدہ نہایت عجیب دنشانے از نشانات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام است کہ بندہ ہرگاہ واقعہ مذکورہ را مستحضر میگرداند۔ تحیرش می آید کہ سبحان اللہ و بحمدہ چارہ آں میجوید۔ اجمالاً گذارش این واقعہ آن کہ۔ چون اہلیہ بندہ ناگہان دراین جا بعارضہ ذات الجنب مبتلا گردید۔ دو روز با برشدت تپ و قلق و اضطراب آں حالت او بسخت پریشانی گذشت بلکہ یاد اولاد و غرض خود نبودہ گاہے گاہے میگریست۔ بروز سوم۔ بوقت یازدہ دوازدہ بجہ شب ناگاہ این حالت او از حال اولینہ برگشت۔ و شروع این تغیر چنان بود کہ خود او برپشت دراز خوابیدہ خاموش افتادہ بود۔ یک بار ناگہان ہر دو دست بلند برداشتہ بزور بر چارپائی زد و ندا برداشت۔ کہ حضرت قادیانی صاحب برحق اند۔ حضرت قادیانی صاحب برحق اند۔ حضرت قادیانی صاحب برحق اند۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اے اہل زمین کہ انکار دارید۔ از شما ہیچکس رہائی نخواہد یافت۔ مدت دنیا پیری گردیدہ است۔ باقی محض قدرے مہلت است عنقریب تمامی زمین زیر و زبر شدنی است۔ من او سبحانہ و تعالےٰ را بر عرش مے بینم۔ برمن گلہائے سرخ از عرش مے بارند۔ شما این جا چہ مے کنید۔ بعالم بالا متوجہ شوید۔ ہرچہ عیش و خوشی و خورسندی است ہمہ در عالم بالا ست۔ این عالم تمامی رنج و عذاب است۔ مرا بعد ازین عصمت مگوئید کہ بغیر از حق درمن دیگر ہیچ نماندہ۔

خلاصہ آنکہ ازین قسم صدہا کلمات کہ تمامی مشحون بجوش و خروش و عشق و بے خودی بود برزبان جاری بود و بر چہرہ او آثار بشاشت صاف نمایان نہ یاد اولاد ماند و نہ خیال مرض و این حال تا آں کہ وفات یافت ہمراہ داشت بندہ بار بار بردہن او دست میگذاشت کہ براے خدا قدرے آہستہ باش این قدر شور مکن در جواب میگفت کہ من مجبورم امر الٰہی است۔ و در وقتے کہ از زبان او بندہ شنید کہ من حق شدہ ام متحیر گردیدہ بندہ تلقین کلمہ طیبہ یا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ نمود۔ خود او نیز ہمان کلمہ طیبہ را خواندہ در آخر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ کرد بار بار تکرار آن میکرد۔ در وقت جان دادن اکثر مردم شنیدند کہ اللہ خدا میگفت و تا دم آخرین بر این خیال و یقین بود حتی کہ جان بحق تسلیم نمود۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اغفر لحینا و میتنا و شاہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا الخ

عجیب آن کہ در حالت مذکورہ بہ بندہ گفت کہ من قدرت اللہ را ہمراہ خود مے برم و احسان و بشری براے مشغولی شما بس است۔ طرفہ تر آنکہ بروز سوم از وفات او پسر خورد چہار ماہہ بندہ کہ قدرت اللہ نام داشت۔ ناگہان بعارضہ ذات الجنب مذکور مبتلا گردید۔ و بروز دوشنبہ دوم وفات یافت۔ یعنے در دوشنبہ اولینہ مادرش وفات یافتہ بود و بہ دوشنبہ دوم قدرت اللہ وفات شد و تفاوت جملہ مدت درمیانہ از ہفت روز بود۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ این است آثار برکات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ با ادنی مبایعان خویش کارہا دارد تا بہ بزرگان جماعت احمدیہ چہ رسد۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ والسلام۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی از مکان محمد حسین خان صاحب کنال آفیسر۔ ریاست خیرپور میر

وصیّت

میری جائداد ایک سکونتی مکان ہے اور علاوہ بریں میں دو مسجدوں اور ان کے دو متعلقہ دوکانات و مکانات کا متولی ہوں۔ میری وفات کے بعد میری جو ذاتی جائداد انجمن کو ثابت ہو انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اور میری وفات کے بعد ہر دو مسجد کی متولی صدر انجمن ہوگی
راقم محمد نیض الدین ولد مولوی غلام مرتضیٰ قوم قریشی سیالکوٹ

اطلاع

اشتہار عذاب الٰہی کے طلب کرنیوالوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اشتہار عذاب الٰہی ہے جو بالکل ختم ہوچکے ہیں اس وجہ سے آرڈروں کی تعمیل نہ ہوسکی لہذا اطلاعاً گذارش ہے کہ آپ منتظر نہ رہیں۔ خاکسار حبیب الرحیم کلرک تشحیذ الاذہان

معیار الادیان از علم الابدان

یعنی (مذہبوں کی کسوٹی دلائل طب سے) دنیا میں بے شمار مذاہب ہوتے ہوئے ان کے من جانب اللہ ہونیکی جانچ و پرتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا میں موجود نہ تھی چونکہ علم طب کے دلائل اصولی و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہیں اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلائل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونیکی جانچ پرتال کیواسطے طیار کی ہے طب کے دلائل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کرکے دکھایا گیا ہے اور منکرون و لامذہبون کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلائل پیدا کئے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والوں کے واسطے ثبوت کے دلائل اور رسول کی ضرورت اور اسکی شناخت کی علامات و دلائل اور فرشتوں و شیطان و دوزخ بہشت اور میت کے وجود و مرنے کے بعد آرام یا عذاب حسب اعمال ہونے کے دلائل وضو کی طبی اسراری تاثیر اور نماز پر اسکا اثر عبادت کی بے نظیر تعریف پنج بناء اسلام کی صد ہا قیمت ابتغاء بلکہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا جدا اثر ہر آدمی کے بدن میں خلیفۃ اللہ ہونیکی قدرتی الٰہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار ختنہ کرنا و داڑھی رکھنے کے طبی بدنی فوائد کے دلائل وغیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی اعمالی طب کے دلائل سے تصدیق کئے ہیں علم طب پر کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری بر آمد کریگی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کرینگے (ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء) چون یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مصدق دین الٰہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد بشر پر فرض عین ہے بالخصوص علماء دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور